اپنے رب سے ڈرنے والوں کے لئے دو باغ ہیں

Qur'an Kaay Moti

RAMADAN-2020

Lesson-27

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کے موتی

اپنے رب سے ڈرنے والوں کے لئے دو باغ ہیں

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ

[الرحمن:46]

اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا
ہونے سے ڈر گیا، دو باغ ہیں ۔

وَلِمَنْ

اور اس کے لیے جو

خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

ڈرے — کھڑا ہونے سے — اپنے رب کے سامنے

جَنَّتٰنِ ﴿46﴾

دو باغ ہیں

اپنے رب سے ڈرنے والوں کے لئے دو باغ ہیں

انسان ہمیشہ باقی رہنے والی مخلوق ہے، اس کی زندگی کا تھوڑا سا حصہ اس دنیا میں گزرتا ہے اور باقی سارا آخرت میں جو مرنے کے بعد کی زندگی ہوگی یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت جزا کی، آخرت کے لئے ہمیں سب کچھ اسی دنیا میں ہی کرنا ہے اس لحاظ سے یہ وقت یہ عمر بہت ہی چھوٹی ہے ہر گزرتا لمحہ آخری لمحہ ہے جو کبھی واپس نہیں آئے گا اسی میں کرنا ہے جو کچھ بھی اچھا کرنا ہے اپنے اندر کی اصلاح، اپنے اخلاق کی اصلاح اس کا یہی وقت ہے ہمارے اندر خوف اور محبت کے جذبات رکھے گئے ہیں تاکہ ان کو اپنے رب کے لئے وقف کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں وہ ہی اپنی زندگی میں بہترین انعام پائیں گے، رب کا خوف کیا ہے کہ اس کو اس دنیا میں نہ دیکھتے ہوئے بھی اس طرح جیئیں جیسے کہ ہم اس کو دیکھ رہے ہیں ہر طرف ہمیں اس کی قدرت کے کرشمے نظر آنے لگیں، دل ہر لمحہ اس کی یاد سے معمور ہو اس کو اپنے قریب پائیں، حقیقی کامیابی یہی ہے کہ اس دنیا میں اس طرح جیئیں کہ مرنے کے بعد اللہ کے انعام کے مستحق قرار پائیں۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ

[الرحمن:46]

اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، دو باغ ہیں۔

یعنی اس شخص کے لیے جو اپنے کے سامنے قیامت کے دن کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اس ڈر کی وجہ سے برے کام چھوڑدیے اور جن کاموں کا اس کو حکم دیا گیا اس نے ان کو کر لیا ان کی تعمیل کی تو ایسے شخص کے لئے دو جنتیں ہیں

جن کے برتن، زیورات اور عمارتیں اور ان میں موجود تمام چیزیں سونے کی ہوں گی۔

ایک جنت ان کو اس امر کی جزا کے طور پر عطا کی جائے گی کہ انہوں نے منہیات کو ترک کردیا اور دوسری جنت نیکیوں کی جزا ہوگی۔ [تفسیر سعدی]

اللہ کی نگرانی سے ڈرنا

جب وہ اللہ نگرانی سے ڈرتا ہے تو وہ اچھے کام بھی کرتا ہے اور جو اللہ کو پسند نہیں ان کاموں کو چھوڑ دیتا ہے

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

جہاں تک اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا تعلق ہے تو ہم سب جانتے ہیں کہ قیامت کے دن ساری مخلوق اپنے رب کے سامنے کھڑی ہوگی۔

اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرنا کچھ چیزوں کو ہم پر لازم بھی کرتا ہے

1۔ اللہ سے ملاقات پر ایمان لانا

2۔ حرام کاموں سے بچنا اور نیک اعمال کرنا

1۔ اللہ سے ملاقات پر ایمان لانا

پہلی چیز: اللہ عزوجل کی ملاقات پر ایمان لانا

اس کا یقین ہونا بڑا ضروری ہے

2۔ حرام کاموں سے بچنا اور نیک اعمال کرنا

اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے ڈر سے فرائض ادا کرنا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو مومن اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں اور اپنے فرائض ادا کرتے ہیں تو اللہ نے ان سے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے۔

[درر القول النبيل في الخوف من الجليل - أيمن الشعبان - طريق الإسلام]

گناہ کا ارادہ کرنے کے بعد اللہ کی یاد کی وجہ سے گناہ چھوڑنے والے

"خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ" کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص گناہ کا ارادہ کرے، پھر اللہ عزوجل کو یاد کرکے اس سے باز آجائے۔

اللہ کی نگرانی کو ذہن میں رکھتے ہوئے حرام کام چھوڑنے اور نیکی کرنے والے

ضحاک کہتے ہیں کہ یہ اس آدمی کے لیے ہے جو تنہائی میں اور ظاہر میں اللہ کی نگرانی کو ذہن میں رکھتا ہے اور حرام میں جو کچھ سامنے آتا ہے وہ اس کو اللہ کے ڈر سے چھوڑ دیتا ہے اور وہ جو بھی نیکی کا عمل کرتا ہے اس کو اللہ کی طرف پہنچا دیتا ہے اور وہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے نیک عمل سے کوئی آگاہ ہو۔

[البغوی]

اللہ کے ڈر سے خواہشات کو ترک کرنے والے

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى () فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى

(النازعات:41-40)

اور رہا وہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے نفس کو خواہش سے روک لیا۔ تو بے شک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے

یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ انسان کے دل میں یقین ہو کہ مجھے ایک دن رب کو جا کر ملنا ہے اور اس کے سامنے کھڑے ہونا ہے

مومن کا دن رات اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنا

قتادہ کہتے ہیں کہ بے شک مومن اس مقام میں اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں اور وہ اللہ کے لیے عمل کرتے ہیں اور دن رات اس پر قائم رہتے ہیں۔

[البغوی]

مومن کا اپنے اعمال کی عدم قبولیت کا خوف

حسن بصری کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کی اطاعت کی اور اس میں خوب محنت کی اور وہ ڈرتے رہے کہ کہیں ان کے اعمال رد نہ کر دیئے جائیں،

مومن احسان اور خشیت جمع کرتا ہے اور منافق بد عملی اور بے خوفی جمع کرتا ہے۔

[الخوف من اللہ - شبکۃ الألوکۃ]

مومن کا اپنے گناہوں سے ڈرنا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسے سمجھتا ہے کہ وہ ایک پہاڑ کے دامن میں بیٹھا ہے کہ کہیں پہاڑ اس پر گر نہ جائے اور فاجر اپنے گناہوں کو ایسے سمجھتا ہے کہ ناک پر مکھی بیٹھی اور اس نے ہاتھ سے اڑا دی۔

[درر القول النبیل في الخوف من الجلیل - أیمن الشعبان - طریق الإسلام]

مومن کا خوف جنت میں پہنچ کر ختم ہونا

معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ مومن کا خوف اس وقت تک سکون نہیں پائے گا جب تک وہ جہنم کے پل کو اپنے پیچھے نہیں چھوڑ دے گا۔

[ملتقی اہل الحدیث]

گناہ کا مرتکب بھی اگر اللہ سے ڈر جائے تو اس کے لیے خوش خبری

دو چاندی کے اور دو سونے کے باغ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جنت میں) دو باغ چاندی کے ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو سونے کے باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔ [صحیح البخاری:4878]

خوف کا معنی مفہوم

لغوی معنی

گھبرانا

ڈرنا

اصطلاحی معنی

کسی ظنی یا یقینی علامت کی وجہ سے کسی نا پسندیدہ چیز کے واقع ہونے کی توقع رکھنا

اس کی ضد امن ہے

اس کو دنیاوی و اخروی دونوں کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے

جرجانی کا کہنا ہے: خوف سے مراد کسی نا پسندیدہ چیز کے واقع ہونے کی توقع رکھنا ہے۔

اور ایک قول ہے خوف والی چیز کو یاد کرنے سے دل کا بے چین ہو جانا اور حرکت کرنا۔

اور ایک قول یہ ہے کہ دل کا اس بات سے ڈر جانا کہ کہیں اس کو نا پسندیدہ چیز پہنچ نہ جائے اور پسندیدہ چیز چلی نہ جائے۔ [نضرۃ النعیم]

خوف کی قسمیں

- الخوفُ
- الإشفاقُ
- الخشيةُ
- الوَجَل
- الرَّهبةُ
- الهيبةُ

خوف کی ان اقسام کے حوالے سے بندوں کے درجے

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پس عام مومن خوف رکھتے ہیں اور علماء اور اللہ کی معرفت رکھنے والے خشیت رکھتے ہیں اور اللہ سے محبت کرنے والے ہیبت رکھتے ہیں، اور اللہ کے مقربین اللہ کی تعظیم کرتے ہیں،

اور جتنا انسان کے دل میں اللہ کی معرفت کا علم ہوتا ہے اتنا ہی اس کے دل میں اللہ کا خوف اور خشیت ہوتی ہے۔

[فصل منزلة الخوف - إسلام ويب]

خوف کی قسمیں

الخوفُ

دل بے قرار ہوجاتا ہے اور وہ حرام کا ارتکاب کرنے یا واجب چھوڑ دینے یا مستحب کاموں میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے اللہ کی سزا کی توقع رکھتا ہے۔

الإشفاقُ

وہ ڈر ہوتا ہے کہ انسان ڈرتا ہے کہ اللہ نیک عمل قبول نہیں کرے گا پھر نفس حرام کاموں سے رک جاتا ہے اور بھلائی کے کاموں کی طرف جلدی کرتا ہے

الخشيةُ

خوف سے زیادہ خاص ہے خشیت اللہ کا ایسا خوف ہے جس کے ساتھ اللہ جل وعلا کی صفات کا علم ہوتا ہے

الوَجَل

دل کی کپکپاہٹ اور ایسی ہستی کو یاد کرکے ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا ہے جس کی سلطنت اور اس کی سزا سے خوف کھایا جاتا ہو

الرَّهبةُ

ناپسندیدہ چیز سے بھاگ جانے کو کہتے ہیں

الهيبةُ

وہ خوف ہوتا ہے جس کے ساتھ اس ہستی کی تعظیم اور بڑائی ملی ہوتی ہے

[الخوف بين سمو الروح ومطالب الجسد - شبكة الألوكة]

اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے صرف جاننے والے ہی ڈرتے ہیں

(فاطر:28)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ تقوی والا ہوں۔

[بین الخوف والرجاء والمحبة- ملتقى الخطباء]

خوف کی ان اقسام کے حوالے سے بندوں کے درجے

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں

عام مومن خوف رکھتے ہیں

اور علماء اور اللہ کی معرفت رکھنے والے خشیت رکھتے ہیں

اور اللہ سے محبت کرنے والے ہیبت رکھتے ہیں،

اور اللہ کے مقربین اللہ کی تعظیم کرتے ہیں،

اور جتنا انسان کے دل میں اللہ کی معرفت کا علم ہوتا ہے اتنا ہی اس کے دل میں اللہ کا خوف اور خشیت ہوتی ہے۔

[فصل منزلة الخوف - إسلام ويب]

اللہ سے ڈرنے کے دو مقامات

1۔ عام لوگوں کا خوف

2۔ صاحب معرفت کا خوف

1۔ عام لوگوں کا خوف

اللہ کے عذاب سے ڈرنے کا ہے

اور خوف کی یہ قسم جنت اور جہنم پر ایمان لانے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے

اور اس بات پر ایمان لانا کہ جنت اور جہنم اطاعت اور نافرمانی کا بدلہ ہے،

2۔ صاحب معرفت کا خوف

اللہ کی ذات سے خوف کھانا

ان کو تین کلمات ہی کافی ہیں

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ

اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے

(آل عمران:28)

یہی وجہ ہے کہ حدیث میں ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ،وہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے کوئی کام کیا اور لوگوں کو بھی وہ کرنے کی اجازت دی لیکن کچھ لوگوں نے اس سے پرہیز کرنا اچھا خیال کیا۔ان کا رویہ نبی ﷺ کو پہنچا تو آپ نے خطبہ دیا، اللہ کی حمدوثنا کی، پھر فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اس کام سے پرہیز کرتے ہیں جسے میں نے خود کیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اللہ کو ان سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ... (فاطر:28)

اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے صرف جاننے والے ہی ڈرتے ہیں۔

کیونکہ جب ان کے لیے اپنے رب کی معرفت اور اس کے اسماء و صفات کی معرفت کی تکمیل ہوجاتی ہے تو وہ دل پر خوف کے طور پر اثر انداز ہوتی ہے پھر یہ خوف اعضاء پر اعمال کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔[الخوف من اللہ - شبكة الألوكة]

اللہ کا خوف کیا ہے ؟

اللہ سے خوف کی واجب مقدار

ابن رجب کا کہنا ہے

واجب خوف کی مقدار وہ ہے جو انسان کو فرائض کے ادا کرنے اور حرام کاموں سے بچنے پر آمادہ کرے۔

اگر خوف اس سے زیادہ ہو جائے کہ وہ نفسوں کو نفلی نیکیوں میں کمر بستہ کرنے اور ناپسند کاموں کی باریکیوں سے رک جانے پر آمادہ کرے اور فضول مباح کاموں میں فراخی سے بیزاری پیدا کرے تو یہ خوف زیادہ پسندیدہ ہو گا۔

[نضرۃ النعیم]

اللہ کا ایسا خوف جو پسندیدہ نہیں

اگر خوف اس سے بھی بڑھ گیا کہ

اس خوف کی وجہ سے انسان بیمار ہو جائے یا ہلاک ہو جائے یا چمٹ جانے والے غم میں پڑ جائے

اس طرح کہ وہ اس کو اللہ کے مطلوب اور پسندیدہ فضیلت والے کاموں کو حاصل کرنے سے روک دے

تو یہ خوف پسندیدہ نہیں ہو گا۔

[نضرۃ النعیم]

قابل تعریف خوف

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

قابلِ تعریف اور سچا خوف وہ ہوتا ہے جو انسان اور اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں کے درمیان حائل ہوجائے،

پس اگر یہ خوف اس سے آگے بڑھ جائے تو پھر خطرہ ہے کہ مایوسی اور ناامیدی پیدا ہوجائے گی،

ابو عثمان کہتے ہیں کہ

سچا خوف وہ ہے کہ ظاہری اور باطنی گناہوں سے بچ جانے پر آمادہ کردے،

طبعی خوف پر ملامت نہیں

طبعی خوف پر بندے کو ملامت نہیں کی جاتی بشرطیکہ یہ خوف واجب کو ترک کرنے یا کسی حرام فعل کے ارتکاب کی طرف نہ لے جائے،

اور اگر وہ خوف بلاوجہ ہو یا اس کی وجہ کمزور ہو جیسا کہ کوئی اندھیرے سے ڈرتا ہو یا اس خوف کا سبب کوئی وہم ہو تو یہ خوف قابل مذمت ہے۔

[الخوف من اللہ - شبکۃ الألوکۃ]

اللہ سے ڈرنے کا معیار

نبی ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے اس طرح ڈرو کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو (تو کم از کم) اتنا یقین رکھو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ [صحیح مسلم:108]

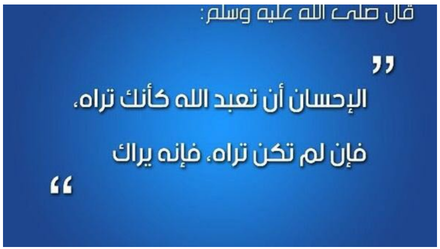

خوف کے ساتھ محبت کا ہونا

مومن کے دل میں جتنا اللہ کا ڈر ہو اتنی ہی اس سے اچھی امید بھی ہونی چاہیے، جبکہ اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہونی چاہیے۔

محبت توحید کی شرائط میں سے ایک شرط ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ (البقرۃ:165)

ایمان والے سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت رکھتے ہیں۔

خوف کے ساتھ امید کا ہونا

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا (الاسراء:57)

جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ کوئی اس سے قریب تر ہو جائے۔ وہ اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بلاشبہ آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔

خوف کے ساتھ رغبت کا بھی ہونا

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ (الانبیاء:90)

بے شک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے ہی لیے عاجزی کرنے والے تھے

خوف کے ساتھ مٹھاس اور اطمینان کا ہونا

مومن کے خوف میں مٹھاس اور اطمینان اور کسی کے ہونے کا احساس ہوتا ہے۔

وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (الاعراف:56)

اسے خوف اور طمع سے پکارو، بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔

اللہ کا خوف اللہ کے قریب کرتا ہے

اللہ عزوجل کا خوف۔

- باعث خوشی ہے
- کیونکہ آپ اپنے خالق سے ڈرتے ہیں۔
- یہ خوف عزت کا باعث ہے
- اور یہ آپ کو اللہ سے جوڑ دے گا۔
- انسان اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے۔

اللہ سے ڈرنے کی اہمیت و فضلیت

اللہ کے خوف کا وجوب

اللہ کا خوف واجب ہے،

یہ راستے کی منزلوں میں سے سب سے بڑی منزل ہے

اور دل کے لیے بہت زیادہ مفید ہے

یہ ہر شخص پر فرض ہے

جیساکہ ابن قیم کہتے ہیں کہ

اللہ سے ڈرنا واجب ہے اور جو نہیں ڈرتاوہ گناہ گار ہے۔

[درر القول النبیل في الخوف من الجلیل - آیمن الشعبان - طریق الإسلام]

صرف اللہ سے ڈرنے کا حکم

وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ

(البقرة:40)

اور صرف مجھی سے پس ڈرو۔

لوگوں کی بجائے اللہ سے ڈرنا

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

(المائدة:44)

تو تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

غیر اللہ سے خوف کھانا حرام ہے

کبھی خوف حرام ہوتا ہے

جیساکہ غیر اللہ سے اس طرح ڈرنا جیساکہ اللہ سے ڈراجاتا ہے

یا اس سے بھی زیادہ ڈرنا ،

یہ اللہ کے ساتھ شرک ہے یہ ایسے ہی ہے جیساکہ غیر اللہ سے اس طرح

محبت کرنا جس طرح اللہ سے محبت کی جاتی ہے یا اس سے بھی بڑھ کر۔

اللہ عزوجل کا اولین و آخرین کو تاکیدی حکم

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ...

(النساء:131)

اور بلاشبہ یقینا ہم نے ان لوگوں کو جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمھیں بھی تاکیدی حکم دیا ہے کہ اللہ کا تقوی اختیار کرو۔

اللہ کا اپنی ذات سے لوگوں کو ڈرانا

لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذَلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ (الزمر:16)

ان کے لیے ان کے اوپر سے آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے سے بھی سائبان ہوں گے۔یہ ہے وہ جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اے میرے بندو ! پس تم مجھ سے ڈرو۔

ابن کثیر کہتے ہیں کہ اللہ اس جہان کی خبریں اس لیے بیان فرماتا ہے تاکہ اس سے اپنے بندوں کو ڈرائے تاکہ وہ حرام اور گناہ کے کاموں سے باز آجائیں۔ "یَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ"۔۔۔یعنی میری گرفت، میری سزا اور میرے عذاب سے ڈرتے رہو۔[ابن کثیر]

اللّٰہ کا اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے نشانیاں بھیجنا

ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ

نبی ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا تو

آپ ﷺ تیزی سے اٹھے،

آپ ﷺ کو خوف لاحق ہوا کہ مبادا قیامت (آگئی) ہو۔ یہاں تک کہ

آپ ﷺ مسجد میں تشریف لے آئے اور

آپ ﷺ کھڑے ہوئے بہت طویل قیام، رکوع اور سجدے کے ساتھ

نماز پڑھتے رہے۔ میں نے کبھی

آپ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا کہ کسی نماز میں (آپ نے) ایسا کیا ہو،

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک یہی نشانیاں ہیں جو اللہ بھیجتا ہے، یہ کسی کی موت یا کسی کی

زندگی کی بنا پر نہیں ہوتیں، بلکہ اللہ ان کو بھیجتا ہے تاکہ ان کے ذریعے سے

اپنے بندوں کو (قیامت سے) خوف دلائے۔ [صحیح مسلم:2156]

اللہ کا آخرت کے عذاب کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلانا

لَهُمْ مِن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذَلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ

(الزمر:16)

ان کے لیے ان کے اوپر سے آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے سے

بھی سائبان ہوں گے۔ یہ ہے وہ جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اے

میرے بندو! پس تم مجھ سے ڈرو۔

خوف اور ایمان لازم و ملزوم

حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ

بے شک خوف اعلٰی مقامات میں سے ایک مقام ہے

اور ایمان کی لازمی چیزوں میں سے ہے۔

فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (آل عمران:175)

تو تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔

اس آیت میں اکیلے اللہ سے ڈرنے کا حکم ہے

اور یہ ایمان کا لازمی جزو ہے

جتنا انسان کے دل میں ایمان ہوتا ہے

وہ اتنا ہی زیادہ اللہ سے ڈرتا ہے۔

[درر القول النبيل في الخوف من الجليل - أيمن الشعبان - طريق الإسلام]

نیک بندوں اور خالص دل کے حامل لوگوں کا اللہ سے ڈرنا

انبیاء کی صفت

فرشتوں کی صفت

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ () يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (النحل:50-49)

اور اللہ ہی کے لیے سجدہ کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، کوئی بھی چلنے والا (جانور) ہو اور فرشتے بھی اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ وہ اپنے رب سے، جو ان کے اوپر ہے، ڈرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں جو انھیں حکم دیا جاتا ہے۔

میکائیل علیہ السلام کا اللہ سے خوف کا عالم

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا
کیا بات ہے، میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟
انہوں نے جواب دیا کہ
جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے، میکائیل کبھی نہیں ہنسے۔
[السلسلة الصحیحة: 2511]

جبریل علیہ السلام کا اللہ سے خوف

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا:
میں اسراء والی رات بلند مرتبہ فرشتوں کے پاس سے گزرا
اور جبریل اللہ کی خشیت کی وجہ سے بوسیدہ پالان کی طرح لگ
رہے تھے۔ (مجمع الزوائد: 246)،

ابراھیم علیہ السلام کا اللہ سے خوف

يا أَبَتِ لا تَعْبُدِ الشَّيْطانَ إِنَّ الشَّيْطانَ كانَ لِلرَّحْمنِ عَصِيًّا () يا أَبَتِ إِنِّي أَخافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذابٌ مِنَ الرَّحْمنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطانِ وَلِيًّا
(مریم:45-44)

اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر، بے شک شیطان ہمیشہ سے رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے باپ! بے شک میں ڈرتا ہوں کہ تجھ پر رحمان کی طرف سے کوئی عذاب آپڑے، پھر تو شیطان کا ساتھی بن جائے۔

نوح علیہ السلام کا اللہ سے خوف

لَقَدْ أَرْسَلْنا نُوحاً إِلى قَوْمِهِ فَقالَ يا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ ما لَكُمْ مِنْ إِلهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخافُ عَلَيْكُمْ عَذابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (الاعراف:59)

بلاشبہ یقینا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم ! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، بے شک میں تم پر ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں

ہود علیہ السلام کا اللہ سے خوف

وَاذْكُرْ أَخا عادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخافُ عَلَيْكُمْ عَذابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (الاحقاف:21)

اور عاد کے بھائی کو یاد کر جب اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا، جب کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد کئی ڈرانے والے گزر چکے کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو، بے شک میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

شعیب علیہ السلام کا اللہ سے خوف

وَإِلى مَدْيَنَ أَخاهُمْ شُعَيْباً قالَ يا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ ما لَكُمْ مِنْ إِلهٍ غَيْرُهُ وَلا تَنْقُصُوا الْمِكْيالَ وَالْمِيزانَ إِنِّي أَراكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخافُ عَلَيْكُمْ عَذابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ (ھود:84)

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا)۔ اس نے کہا اے میری قوم ! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں اور ماپ اور تول کم نہ کرو، بے شک میں تمھیں اچھی حالت میں دیکھتا ہوں اور بے شک میں تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

نبی ﷺ کا اللہ سے خوف

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ

(الزمر:13)

کہہ دو بے شک میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں،
اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا وہ کہتی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس طرح کھل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق نظر آ جائے بلکہ آپ
تبسم فرمایا کرتے تھے، اور جب بھی آپ بادل یا ہوا دیکھتے تو (خوف) آپ کے چہرہ مبارک سے
پہچان لیا جاتا۔
تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب لوگ بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے
ہیں یہ امید رکھتے ہوئے کہ اس سے بارش برسے گی لیکن میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ بادل دیکھتے
ہیں تو ناگواری کا اثر آپ کے چہرہ سے پہچانا جاتا ہے۔
تو آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! مجھے یہ چیز بے خوف نہیں کرتی کہ اس میں عذاب نہ ہو۔
ایک قوم (عاد) ہوا کے ساتھ عذاب دی گئی تھی۔ انہوں نے جب عذاب دیکھا تو بولے کہ یہ تو
بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ [سنن ابو داؤد:5100]

متقین کی صفت

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِلْمُتَّقِينَ
() الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ

(الانبیاء:49-48)

اور بلاشبہ یقینا ہم نے موسیٰ اور ہارون کو خوب فرق کردینے والی چیز
اور روشنی اور نصیحت عطا کی متقی لوگوں کے لیے۔ وہ لوگ جو بن
دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور وہ قیامت سے ڈرنے والے ہیں۔

مخلوق کو پیدا کرنے کا مقصد

ابن رجب کہتے ہیں کہ

اللہ کی قسم اللہ نے مخلوق کو اس لیے پیدا کیا ہے تاکہ

وہ اس کی معرفت حاصل کریں

اور اس کی عبادت کریں

اور اس سے ڈریں،

اور اللہ نے اپنی عظمت اور بڑائی پر دلائل مقرر کردیئے ہیں

تاکہ لوگ اس سے ڈریں اور اس کی تعظیم کرتے ہوئے اس کا خوف کریں

اور ان کے لیے اللہ نے اپنے عذاب کی شدت اور اپنے سزا کے مقام کو بیان کیا ہے جو اللہ نے نافرمانی کرنے والے لوگوں کے لیے تیار کر رکھا ہے

تاکہ وہ اس سخت عذاب والے گھر سے نیک اعمال کی وجہ سے بچ جائیں۔

[حقیقۃ الخوف من اللہ تعالی وثمرتہ - مغرس]

رسولوں کے بھیجے جانے کا مقصد

الإنذار

ایسی چیز کی خبر دینے کو کہتے ہیں جس میں خوفزدہ کیا جاتا ہو

التبشير

ایسی چیز کی خبر دینا ہے جس میں خوشی ہوتی ہے

اللہ کا قرب پانے کے لیے ضروری ہے کہ
انسان اللہ سے ڈرے

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ
[الحُجرات :13]

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل عزت وہی ہے جو تم میں سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

مقرب لوگوں میں خوف کی شدت ہوتی ہے

اللہ کے خوف کی مثال

امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مدارج السالکین میں ہے کہ
اللہ عزوجل کی طرف سفر کرنے والے دل کی مثال ایسے ہے
جیساکہ کوئی پرندہ ہو،
اللہ کی محبت اس کا سر ہے
اور **اللہ کا خوف** اور اس کی **رحمت کی امید** اس کے دونوں پر ہیں
،پس سر اور دونوں پر سلامت ہوں گے تو پرندے کی اڑان بھی عمدہ ہوگی۔
اور اگر سر کاٹ دیا جائے گا تو پرندہ مر جائے گا
اور اگر اس کے بازو کھو جائیں تو وہ ہر شکاری اور توڑ پھوڑ کرنے والے کا نشانہ بن جائے گا۔

[فصل: فَصْلٌ: أَسْبَابُ الْمَحَبَّةِ|نداء الإيمان]

سلف صالحین کا اللہ سے خوف

جنت سے محروم رہ جانے کا خوف

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

اگر کوئی آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرے

کہ اے لوگو تم سب لوگ جنت میں جارہے ہو اور صرف ایک آدمی نہیں جائے گا

تو مجھے ڈر ہوگا کہ کہیں وہ آدمی میں ہی نہ ہوں۔

[عمر بن الخطاب - خطبتہ لما ولي الخلافة - إسلام ویب]

اللہ کی رحمت نہ ملنے کا خوف

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

عمر رضی اللہ عنہ کا سر اس بیماری میں میری ران پر تھا جس بیماری میں وہ فوت ہوئے،

تو انھوں نے مجھے کہا:

میرا سر نیچے رکھ دو تو میں نے ان کا سر زمین پر رکھ دیا

پھر انہوں نے کہا :

اگر اللہ مجھ پر رحم نہ کرے تو میرے اور میری ماں کے لیے بربادی ہو۔

[کلمات من ذھب علی فراش الموت - ملفات متنوعة - طریق الإسلام]

اللہ کے خوف کے فائدے

- کامیابی ملنا
- نجات ملنا
- اللہ کے ڈر کی وجہ سے گناہ چھوڑنے پر نیکی کا اجر
- اللہ کے خوف سے بہنے والے آنسو کی فضیلت
- زمین پر اقتدار ملنا
- اللہ سے ڈرنے کی مناسبت سے مخلوق کا بھی اس بندے سے ڈرنا
- خوف گناہوں کی معافی کا ذریعہ
- مغفرت اور اجر کبیر کا باعث
- قیامت کے دن امن کا باعث
- حساب کے دن اطمینان کا باعث
- عرش کا سایہ ملنا
- جنت اور اللہ کی رضا مندی

نجات ملنا

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں، (جن میں سے ایک) چھپے اور ظاہر اللہ کی خشیت۔

[السلسلة الصحيحة:1802]

اللہ کے خوف سے بہنے والے آنسو کی فضیلت

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا

اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔

ایک وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے آنسو بن کر نکلے۔

اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہے۔ [سنن الترمذي:1669]

اللہ سے ڈرنے کی مناسبت سے مخلوق کا بھی اس بندے سے ڈرنا

يحيي بن معاذ کہتے ہیں کہ

جس قدر آپ اللہ سے محبت کرتے ہیں اتنا ہی مخلوق آپ سے محبت کرتی ہے

اور جتنا آپ اللہ سے ڈرتے ہیں مخلوق بھی آپ سے اتنا ہی ڈرتی ہے

اور جتنا آپ اللہ کی ذات میں مصروف رہتے ہیں

اتنا ہی مخلوق آپ کے کام میں مصروف رہتی ہے۔

[صفة الصفوة يحيي بن معاذ بن جعفر الرازي - جامع السنة وشروحها]

خوف گناہوں کی معافی کا ذریعہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جس نے توحید کے علاوہ کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے پکڑنا اور مجھے جلا دینا حتی کہ جب میں جل کر کوئلہ بن جاؤں پھر مجھے پیسنا، پھر جس دن تیز ہوا چل رہی ہو، مجھے سمندر میں بہا دینا،
اس کے اہل خانہ نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا، لیکن وہ پھر بھی اللہ کے قبضے میں تھا، اللہ عزوجل نے اس سے پوچھا کہ تجھے اس کام پر کس چیز نے مجبور کیا؟ اس نے عرض کیا آپ کے خوف نے، اس پر اللہ نے اس کی بخشش فرمادی۔ [مسند أحمد:3785]

مغفرت اور اجر کبیر کا باعث

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (الملک:12)

یقینا جو لوگ اپنے رب سے بغیر دیکھے ڈرتے ہیں، ان کے لیے بڑی بخشش اور بڑا اجر ہے۔

عرش کا سایہ ملنا

نبی ﷺ نے فرمایا: سات (طرح کے لوگ وہ ہیں) جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے (میں پناہ) دے گا۔ (ان میں) ایک وہ شخص بھی ہے جس نے اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔
[صحیح البخاری:6479]

جنت اور اللہ کی رضا مندی

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ () جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (البینۃ:8-7)

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، وہی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے۔ یہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا۔

اللہ تعالی سے خوف کی قوت اور نتائج

- اللہ کا حکم ماننا آسان بناتا ہے
- نیک اعمال میں سبقت کا جذبہ پیدا کرتا ہے
- خوف کے نتیجے میں نیک اعمال سرزد ہوتے ہیں
- اللہ کی اطاعت کے کام کرواتا ہے
- فرائض کی پابندی کرواتا ہے
- اللہ کا خوف لوگوں کی خدمت کرواتا ہے
- خوف کے نتیجے میں قرآن کا اثر قبول ہوتا ہے
- یہ اعضاء کو حدود میں رکھتا ہے
- خوف کی وجہ سے حق بات کہنے کی توفیق ملتی ہے
- اللہ کی نافرمانی سے بچاتا ہے

- یہ گناہوں کو آپ کے نزدیک ناپسندیدہ کردے گا
- غلط فعل سے انسان کو بچاتا ہے
- ظلم کرنے سے روکتا ہے
- کان اللہ کی نافرمانی کی آوازیں سننے سے بچتے ہیں
- آنکھیں محارم کو دیکھنے سے بچتی ہیں
- ہاتھ سلامتی دینے والے بنتے ہیں
- قدم اللہ کے راستے میں اٹھتے ہیں
- خوف برائی کا حکم دینے والے نفس کا علاج ہے
- خواہش نفس سے روکتا ہے
- خواہشات پر غالب آنے کی طاقت دیتا ہے
- گناہوں کی لذت ختم کرتا ہے

اللہ تعالی سے خوف کی قوت اور نتائج

- اپنے گناہوں کی معرفت کرواتا ہے
- انسان گناہوں کو مٹانے کی دعائیں کرنے لگتا ہے
- دنیا میں ہی اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کروانے پر لاتا ہے
- خوف انسان کو بہادر بناتا ہے
- غیر اللہ کا خوف نکالتا ہے
- اصل منزل پر پہنچے کی فکر لگاتا ہے
- خوف دل کو عاجزی اختیار کرنے والا بنائے گا
- دل کو نرم کرتا ہے
- انسان کے اندر عاجزی و انکساری پیدا کرتا ہے
- نصیحت سننے کے قابل بناتا ہے

اللہ تعالی سے خوف کی قوت اور نتائج

اللہ کا حکم ماننا آسان بناتا ہے

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ()

الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ [البقرة:46-45]

اور (مشکل پڑنے پر) صبر اور نماز سے مدد لو۔ بلاشبہ نماز بھاری ہے مگر ان عاجزی کرنے والوں پر نہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے (عنقریب) ملنے والے ہیں اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں

نیک اعمال میں سبقت کا جذبہ پیدا کرتا ہے

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا

وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ (الانبیاء:90)

بے شک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے ہی لیے عاجزی کرنے والے تھے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں

ہر وہ شخص جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے پس وہ جاہل ہے

اور ہر وہ شخص جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ عالم اور اطاعت گزار ہے ،

اللہ سے ڈرنے والا موت سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرتا ہے

اور وہ دنوں اور گھڑیوں کو غنیمت سمجھتا ہے۔

[فوائد من کتاب الرقائق الجزء الثالث - الکلم الطیب]

اللہ کا خوف لوگوں کی خدمت کرواتا ہے

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا () وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا () إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا () إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا (الانسان:10-7)

جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (اور کہتے ہیں)ہم تو صرف اللہ کے چہرے کی خاطر تمھیں کھلاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔یقینا ہم اپنے رب سے اس دن سے ڈرتے ہیں جو بہت منہ بنانے والا، سخت تیوری چڑھانے والا ہوگا۔

گناہوں کی لذت ختم کرتا ہے

ابن قیم کہتے ہیں کہ

خوف کے نتائج میں سے یہ ہے کہ خوف خواہشات کا قلع قمع کردیتا ہے اور لذتوں کو بے مزہ کردیتا ہے

پس جو نافرمانیاں ان کو محبوب ہوتی ہیں وہ ناپسندیدہ اور بے مزہ لگنے لگتی ہیں۔

گناہوں کو مٹانے کی دعا

ربِّ اغفِرْ لي خطيئتي وجهلي، وإسرافي في أمري كلِّه، وما أنت أعلَمُ به مني . اللهم اغفِرْ لي خطاياي، وعمدي وجهلي وهَزلي، وكلُّ ذلك عِندي. اللهم اغفِرْ لي ما قدَّمْتُ وما أخَّرْتُ، وما أسرَرْتُ وما أعلَنْتُ، أنت المقدِّمُ وأنت المؤخِّرُ، وأنت على كلِّ شيءٍ قديرُ .

متفق عليه

اے میرے رب ! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ ! میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے ارادہ کے ساتھ کئے کاموں اور بلا ارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ ! میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے، تو سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

[صحیح البخاری:6398]

اصل منزل پر پہنچنے کی فکر لگاتا ہے

نبی ﷺ نے فرمایا:

جو ڈر گیا وہ اول رات چل پڑا

اور جو اول رات چل پڑا وہ منزل پر پہنچ گیا ،

سن لو اللہ کا سودا بڑا مہنگا ہے

سن لو اللہ کا سودا جنت ہے ۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:954]

انسان کو بادب بناتا ہے

ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

جو معبود برحق کی عظمت کو معلوم کر لیتا ہے

اس کا خوف بڑھ جاتا ہے

اور جو اپنے رب کی ناراضگیوں سے ڈرتا ہے

اس کے اعمال اچھے ہو جاتے ہیں،

پس خوف بے کار ہو جانے کی بیماری کو باہر نکال دیتا ہے اور اس کو شفا دیتا ہے

اور مومن کو خوف ہی باادب بناتا ہے اور اس کے لیے یہی کافی ہوتا ہے،

حسن بصری کہتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رہا ہوں

جتنا تم اپنی برائیوں پر عذاب دیئے جانے سے ڈرتے ہو

وہ اس سے زیادہ اپنی نیکیوں کے رد ہو جانے سے ڈرتے تھے۔

[الخوف من اللہ تعالی - طریق الإسلام]

نصیحت سننے کے قابل بناتا ہے

إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشَاهَا (النازعات:45)تو تو صرف اسے ڈرانے والا ہے جو اس سے ڈرتا ہے۔

فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَى () سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَى (الاعلی:10-9)

سو تو نصیحت کر، اگر نصیحت کرنا فائدہ دے۔ عنقریب نصیحت حاصل کرے گا جو ڈرتا ہے۔

اللہ کا خوف نہ ہونے کے نقصانات

- دل کا بگاڑ
- گناہوں پر جراءت ہونا
- اللہ کے عذاب کو دعوت دینا
- بڑی بڑی باتیں کرنا
- نصیحت قبول نہ کرنا
- دین کھیل تماشہ بن جانا اور دنیا میں انتہائی منہمک ہوجانا

اللہ کا خوف پیدا کرنے والے اسباب

اللہ کے خوف کے حصول کا کیا طریقہ ہے؟

- اللہ کی معرفت
- اللہ کے بارے میں جاننے والے کا ہنسنا کم ہو جانا
- اللہ کی قدرت کا علم ہونا
- اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے
- اللہ کی حکمت کا علم
- قرآن میں غور و فکر کرنا
- قرآن سے رقت طاری ہونا

- اللہ کی معرفت حاصل کرنا
- اللہ کی ذات اور اس کی قدرت و عظمت میں غور کرنا
- اپنے اندر یقین پیدا کرنا
- برے انجام میں غور کرنے سے اللہ کا خوف پیدا ہونا
- موت اور آخرت کا تذکرہ کرنا
- حشر کے دن کو سوچنا

اللہ کا خوف پیدا کرنے والے اسباب

اللہ کی معرفت

نبی ﷺ نے فرمایا: پس اللہ کی قسم میں اللہ کو ان سب سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

[صحیح البخاری:6101]

احمد بن عاصم انطاکی کہتے ہیں کہ
جو اللہ کے بارے میں جتنی معرفت زیادہ رکھتا ہے
وہ اللہ سے اتنا زیادہ ڈرتا ہے۔
[درر القول النبيل في الخوف من الجليل - أيمن الشعبان - طريق الإسلام]

اپنے اندر یقین پیدا کرنا
اگر یقین کا تھوڑا سا حصہ بھی دل میں داخل ہو جائے
تو وہ دل کو نور سے بھر دیتا ہے
اور اس سے ہر شک کو دور کر دیتا ہے
اور اس یقین کی وجہ سے انسان کا دل اللہ کے شکر سے
اور اللہ کے خوف سے بھر جاتا ہے۔
[درر القول النبيل في الخوف من الجليل - أيمن الشعبان - طريق الإسلام]

قرآن میں غورو فکر کرنا

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

کسی بھی بندے کے لیے

قرآن کی قراءت ،

اس میں لمبا غورو فکر کرنے

اور اپنی سوچ کو آیات کے معنی کے اوپر مرکوز کرنے

سے بڑھ کر اس کی زندگی اور آخرت میں زیادہ فائدہ اور اس کی نجات کو زیادہ قریب کرنے والی چیز کوئی نہیں ہے۔

ابن جوزی کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم !

اگر کوئی عقل مند مومن

سورۃ الحدید

اور سورۃ الحشر کی آخری آیات

اور آیت الکرسی

اور سورۃ الاخلاص

غورو فکر اور تدبر کے ساتھ پڑھ لے تو اس کا دل اللہ کی خشیت سے پھٹ جائے اور وہ اپنے رب کی عظمت پر حیران رہ جائے۔

[اسم اللہ القاھر (القھار تأصیلا وفقھا) - طریق الإسلام]

انبیاء اور نیک لوگوں کی سیرت کو جاننا

غزالی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

انبیاء اور صحابہ کی سیرتوں کو جاننا،

اس میں خوف بھی دلایا جاتا ہے اور ڈرایا بھی جاتا ہے

اوریہ معرفت اللہ کے خوف کو ابھارنے کا سبب ہے

اگر وہ فوری طور پر اپنا اثر نہ ڈالے تو بالآخر انجامِ کار میں وہ ضرور اثر ڈالے گا۔

[الخوف من اللہ تعالی - طریق الإسلام]

دعا

اللہ سے ڈرنے والا دل مانگنا

اللهم إني أعوذ بك من علم لا ينفع،
ومن قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع،
ومن دعوة لا يستجاب لها

اے اللہ بے شک میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع دینے والا نہ ہو اور ایسے دل سے جو ڈرنے والا نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر ہونے والا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول ہونے والی نہ ہو۔

[صحیح مسلم:7081]

دعا

ایسی خشیت مانگنا جو گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے

(اللَّهمَّ اقسم لَنا من خشيتِكَ ما يَحولُ بيننا
وبينَ معاصيكَ..
ومن طاعتِكَ ما تبلِّغُنا بِهِ جنَّتَكَ
ومنَ اليقينِ ما تُهوِّنُ بِهِ علَينا مُصيباتِ الدُّنيا ،
ومتِّعنا بأسماعنا وأبصارِنا وقوَّتنا ما أحييتَنَا ،
واجعلهُ الوارثَ منَّا ،
ولا تجعل مُصيبتَنا في ديننا
ولا تجعلِ الدُّنيا أكبرَ همِّنا ولا مبلغَ علمِنا ،
ولا تسلِّط علَينا مَن لا يرحمُنا)

اے اللہ ہم میں اپنے خوف کو اتنا تقسیم کر دے کہ ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی فرمانبرداری (ہم میں اتنی تقسیم کر دے کہ) وہ ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے اور اتنا یقین کہ ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان ہو جائیں اور جب تک ہم زندہ رہیں ہمیں ہماری سماعت، ہماری بصارت اور ہماری قوت سے مستفید کر اور اسے ہمارا وارث بنا دے۔ اور ہمارا انتقام اسی تک محدود کر دے جو ہم پر ظلم کرے۔ اور جو ہم سے دشمنی رکھے اس کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں ہم پر مصیبت نازل نہ فرما، اور دنیا ہی کو ہمارا اصل بڑا غم نہ بنا اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

[سنن الترمذي:3502]

دعا

اللہ سے ڈرنے والا بننے کی دعا کرنا

رَبِّ أَعِنِّی وَلاَ تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِی وَلاَ تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِی وَلاَ تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِی وَیَسِّرْ هُدَایَ إِلَیَّ وَانْصُرْنِی عَلَی مَنْ بَغَی عَلَیَّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِی لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا إِلَيْكَ مُخْبِتًا أَوْ مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِی وَاغْسِلْ حَوْبَتِی وَأَجِبْ دَعْوَتِی وَثَبِّتْ حُجَّتِی وَاهْدِ قَلْبِی وَسَدِّدْ لِسَانِی وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِی.

[سنن أبي داود:1512]

اے میرے رب ! میری مدد فرما، میرے خلاف (دوسروں کی) مدد نہ فرما، میرے حق میں تدبیر فرما، میرے خلاف تدبیر نہ فرما، مجھے ہدایت عطاء فرما اور ہدایت کو میرے اوپر آسان فرما، جو مجھ پر زیادتی کرے اس پر میری مدد فرما، اے اللہ ! مجھے اپنا شکرگزار، اپنا ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا، اپنا فرماں بردار، اپنے سامنے عاجزی کرنے والا یا رجوع کرنے والا بنا، اے میرے رب ! میری توبہ کو قبول فرما، میرے گناہوں کو دھوڈال، میری دعائیں قبول فرما، میری حجت کو ثابت فرما، میرے دل کو ہدایت دے اور میری زبان کو سیدھا کردے اور میرے دل کی میل کچیل کو دور کردے۔

✓ کرنے کے کام

- ✓ انسان وہ تمام ذرائع اختیار کرئے کہ جس سے انسان کے اندر اللہ کا خوف پیدا ہو نہ کہ اللہ سے دوری